سوال

(363) خصی جانور کی قربانی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نام نہاد جماعت المسلمین کی طرف سے ہمیں ایک پمفلٹ موصول ہوا کہ خصی جانور کی قربانی جائز نہیں ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو خصی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ مرسل نے اس کی وضاحت کے متعلق لکھا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس پر فتن دور میں تحقیق کی آڑ لے کر مسلمات کا انکار اور بدعات و رسوم کو رواج دیا جا رہا ہے۔ جماعت المسلمین کی طرف سے خصی جانور کو قربانی کے لئے ناجائز قرار دیا جانا بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ ہم نے پہلے بھی اس سلسلہ کے متعلق لکھا تھا کہ کسی جانور کو خصی کرنے کے مثبت اور منفی دو پہلو ہیں۔ مثبت پہلو یہ ہے کہ خصی جانور کا گوشت عمدہ اور بہتر ہوتا ہے جبکہ اس کے علاوہ غیر خصی جانور کے گوشت میں ایک ناگوار قسم کی بو پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کے تناول میں تکدر پیدا ہوتا ہے اور اس کا منفی پہلو یہ ہے کہ اس کے خصی کرنے سے اس کی قبولیت ختم ہو جاتی ہے اور وہ افزائش نسل کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے۔ قربانی کا تعلق مثبت پہلو سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود قربانی کے لئے بعض اوقات خصی جانور کا انتخاب کیا ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو ایسے مینڈھوں کی قربانی دیتے جو خصی اور گوشت سے بھرپور ہوتے۔ [مسند امام احمد: ۵/۱۹۶]

قربانی کے ذریعے چونکہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے، اس لئے قربانی کا جانور واقعی بے عیب اور تندرست ہونا چاہیے۔ بلا شبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند ایک ایسے عیوب کی نشاندہی فرمائی ہے جو قربانی کے لئے رکاوٹ کا باعث ہیں۔ تاہم قربانی کے لئے جانور کا خصی ہونا کوئی عیب نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے جانور کو قربانی کے لئے قطعی طور پر منتخب نہ فرماتے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''قربانی کے جانور کا خصی ہونا کوئی عیب نہیں بلکہ خصی ہونے سے اس کے گوشت کی عمدگی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔'' [فتح الباری: ۱۰/۷]

اس وضاحت سے معلوم ہوتا ہے کہ نام نہاد جماعت المسلمین کی طرف سے شائع کردہ پمفلٹ بد دیانتی پر مبنی ہے، جس میں خصی جانور کی قربانی کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ ہم جانوروں کو خصی کرنے کے متعلق اپنی گزارشات پیش کرتے ہیں۔

متقدمین علما میں اس کے متعلق اختلاف ہے۔ ایک گروہ جانوروں کے خصی کرنے کے عمل کو مطلقاً جائز قرار دیتا ہے، خواہ وہ جانور حلال ہوں یا حرام۔ جبکہ کچھ علما کی رائے ہے کہ

خصی کرنے کی حرمت صرف حرام جانوروں سے متعلق ہے۔ ان کے نزدیک حلال جانوروں کا خصی کرنا جائز ہے۔ جو حضرات حرمت کے قائل ہیں ان کے دلائل حسب ذیل ہیں :

اولاد آدم کو گمراہ کرنے کے متعلق شیطان لعین کا ایک طریقہ واردات بایں الفاظ بیان ہوا ہے ''میں انہیں حکم دوں گا کہ وہ میرے کہنے پر اللہ کی ساخت میں ردوبدل کریں۔'' [النسآء/۴: ۱۱۹]

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کریمہ کی تفسیر کے تحت لکھتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک اس سے مراد جانوروں کا خصی کرنا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت انس رضی اللہ عنہ اورتابعین میں سے حضرت عکرمہ اور حضرت قتادہ ;کی یہی رائے ہے۔ [تفسیر ابن کثیر]

علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے مسند البزار کے حوالہ سے ایک حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو خصی کرنے کی شدت سے ممانعت کی ہے۔ [نیل الاوطار: ۸/۲۴۹]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں، بیلوں، بکروں اور گھوڑوں کو خصی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ [شرح معانی الآثار: ۲/۲۳۲]

دوسرے حضرات کی طرف سے ان دلائل کا اس طرح جواب دیا گیا ہے کہ آیت کریمہ کی تفسیر میں جانوروں کو خصی کرنے کی بات کسی صحیح یا ضعیف روایت سے مرفوع ثابت نہیں۔ جہاں تک کہ سلف کے اقوال کا تعلق ہے تو اس کے متعلق خود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت حسن بصری، حضرت مجاہد، حضرت قتادہ اور حضرت سعید بن مسیب رحمہم اللہ سے مروی ہے کہ اس سے مراد اللہ کا دین ہے، یعنی وہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام ٹھہرائیں گے، جیسا کہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی مایہ ناز تفسیر میں نقل فرمایا ہے۔ جب سلف صالحین سے آیت مذکورہ کی مختلف تفاسیر منقول ہیں تو اس کی تفسیر میں جانوروں کو خصی کرنے کی بات حتمی طور پر نہیں کہی جاسکتی۔ چونکہ اس کی تفسیر میں کوئی مرفوع حدیث موجود نہیں۔ لہٰذا ''لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ'' اللہ تعالیٰ کے دین میں کوئی تبدیلی نہیں، اس کے پیش نظر آیت مذکورہ میں خلق اللہ سے مراد اللہ کا دین ہی ہے۔

مسند البزار کے حوالہ سے جو روایت بیان ہو چکی ہے تو اس سے حلال جانوروں کا خصی کرنا مراد نہیں ہے، کیونکہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عمل سے ایک حرام کام کی تائید کریں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے متعلق مروی ہے کہ ان کے پاس ایک خصی غلام فروخت ہونے کے لئے لایا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں خصی کرنے کے عمل کی تائید وحمایت نہیں کرتا۔ [شرح معانی الآثار: ۲/۳۸۳]

گویا انہوں نے اس کی خریداری کو اس عمل کی تائید خیال کیا ہے۔ اس بنا پر اگر حلال جانوروں کا خصی کرنا بھی ناجائز ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصی شدہ جانوروں کی قربانی ہر گز پسند نہ کرتے۔ لہٰذا خصی کرنے کی ممانعت اور خصی جانوروں کی قربانی کرنے میں یہی تطبیق ہے کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا خصی کرنا درست ہے، مگر جن جانوروں کا گوشت حرام ہے ان کا خصی کرنا درست نہیں ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے بلکہ یہ ان کا اپنا قول ہے جب ہم علمائے متقدمین کو دیکھتے ہیں تو ان میں سے بیشتر حلال جانوروں کے خصی کرنے کے قائل ہیں اور فاعل ہیں۔ حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے اپنے اونٹ کو خصی کروایا تھا، نیز حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کا قول ہے کہ اگر نر جانور کے کاٹنے کا اندیشہ ہو تو اسے خصی کرانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [شرح معانی الآثار: ۲/۳۸۳]

امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں اسی موقف کو اختیار کیا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ قربانی کے لئے خصی جانور کو ذبح کیا جاسکتا ہے اور جن روایات میں امتناعی حکم ہے وہ ان جانوروں سے متعلق ہے جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا ہے۔

نوٹ : سر دست ہمیں مسند البزار دستیاب نہیں ہو سکی، تاکہ اس کی سند کے متعلق پتہ لگایا جاسکتا کہ آیا حدیث قابل حجت ہے یا نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

جلد:2 صفحہ:371